باب-38

میلادِ رسولؐ

☆ قُلْ بِفَضْلِ اللَّـهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ -

ترجمہ: (اے پیغمبر تم لوگوں سے) کہہ دو، اللہ کے فضل ور حمت کی وجہ سے، پس اسی سبب سے ان کو خوشیاں منانا چاہیے۔(اُس تمام دَھن دولت سے) جس کو وہ جمع کرتے ہیں بہتر ہے۔(سورۃ یونس: آیت 58)

☆ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُم مِّنَ اللَّـهِ فَضْلًا كَبِيرًا -

ترجمہ: اور (پیغمبر) تم ایمانداروں کو بشارت (اور خوشخبری) دو کہ ان پر اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہوا ہے۔(سورۃ الاحزاب: آیت 47)

ذرا غور کرو! اللہ کا فضل و کرم اور اس کی نعمتیں ہم پر ہمیشہ ہوتی رہتی ہیں مگر ذرا یہ تو بتاؤ کہ سب سے بڑا فضل کیا ہے۔۔۔؟ ہمارے پاس تو اللہ کا سب سے بڑا فضل یہ ہے کہ اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا، ان کو پیغمبر بنایا، اور ہماری ہدایت کے لیے بھیجا۔ اگر وہ نہ آتے تو دنیا کی ظلمت کس طرح جاتی؟ ایمان کہاں سے آتا ؟ اسی واسطے ہم آپؐ کی آمد پر میلاد النبیؐ کی خوشی مناتے ہیں۔ اور اللہ کے فضل و کرم پر جلسے کر کے خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ دیکھو قرآن کہتا ہے، بِفَضْلِ اللَّـهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا ، امر کا صیغہ ہے۔ امر، وجوب کے لیے ہوتا ہے۔ لہٰذا ہمارا خوشیاں منانا اگر واجب نہیں تو مستحب ضرور ہے۔ ہر قوم اور ہر ملت میں اپنے بزرگوں کی یاد منائی جاتی ہے تا کہ ان واقعات کو بار بار دہرائیں اور اپنے بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلیں۔

آج کل بد اعتقادی کی وبا پھیل رہی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت روز بہ روز کم ہو رہی ہے۔ جو حضورؐ کی ولادت و پیغمبری کی خوشی نہیں مناتے ان کو اپنی بد نصیبی پر رونا چاہیے۔ دنیا میں عام لوگ اپنے بزرگوں کی یاد مناتے ہیں۔ اس سے بزرگوں کے حالات پر توجہ کی جاسکتی ہے۔ ان کی تقلید کی جاسکتی ہے۔ مگر بعض نادان کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میلادِ مبارک کی خوشیاں نہ منائی جائیں۔ وہ ان جلسوں کو

Siddiqui Publications

رام لیلا کے مشابہ سمجھتے ہیں۔ دیکھو! کسی کو بچہ ہوتا ہے تو اس کی سالگرہ کی جاتی ہے اور خوشی منائی جاتی ہے۔ بادشاہوں کی سالگرہ منائی جاتی ہے۔ ملکوں کی آزادی کے دن منائے جاتے ہیں۔ اگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوتے اور پیغمبر نہ ہوتے تو تم کو نورِ ہدایت ملتا کہاں سے؟ اور ابدی دوزخ میں جلنے سے کیوں کر نجات ملتی؟ آپؐ کی پیدائش سے بڑھ کر ہم پر کیا احسان ہوگا؟ آپؐ نہ ہوتے تو ہم مسلمان کیسے ہوتے اور " خَيْرَ اُمَّةٍ " میں کیسے داخل ہوتے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ، یعنی تم پر اللہ نے جو انعام واکرام کیا ہے اس کو بیان کرو، (سورۃ الضحیٰ : آیت 11)۔ بتاؤ! حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے سے زیادہ بڑی ہم پر کونسی نعمت ہے۔۔۔؟ ہمارے پاس تو حضورؐ کے میلاد کی خوشی کرنا حضورؐ سے محبت رکھنے پر دلالت کرتا ہے۔ وہ شخص ہرگز مسلمان نہ ہوگا جو سب سے زیادہ رسولِ خدا سے محبت نہ کرے گا۔ جس کے حصہ میں رونا ہے وہی حضورؐ کی میلاد نہ منائے گا۔

کیا میلادِ مبارک کا ذکر کرنا بدعت ہے؟۔۔۔ اگر بدعت ہے تو قرآن میں آدم علیہ السلام کی پیدائش کا بیان بدعت ہی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام کے میلاد کو بھی بیان فرماتا ہے۔ یوں قرآن بدعت سے بھرا ہوا ہے۔ توبہ کرو توبہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت نہ تم کو دین کا رکھے گی نہ دنیا کا۔ خَسِرَ الدُّنيَا وَ الْاٰخِرَةِ۔ یاد رکھو! صرف لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ کہنے سے آدمی مسلمان نہیں ہو سکتا۔ بلکہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ بھی کہنے سے ہوتا ہے۔ کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنی جان مال اور قرابت میں، سب سے زیادہ سرکارؐ سے محبت نہ کرے۔ افسوس ہے، آج کل مدعیانِ توحید اس دُھن میں لگے ہوئے ہیں کہ جس طرح ہو سکے پیغمبر کی تعظیم میں کمی کریں۔ یاد رکھو، تمھارے دل میں پیغمبر کی محبت کم ہوئی اور تمھارا ایمان ضعیف ہو گیا۔ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ۔

عاشورہ میں یہودی روزے رکھتے تھے۔ حضورؐ نے ان سے پوچھا کہ تم اس دن کیوں روزے رکھتے ہو؟ انھوں نے کہا۔ اس دن موسیٰؑ کو فرعون سے نجات ملی تھی۔ حضورؐ نے فرمایا " نَحْنُ اَحَقُّ بِمُوْسٰی مِنْكُمْ " ہم موسیٰ کے متعلق تم سے زیادہ مستحق ہیں۔ اور پھر خود بھی روزہ رکھا۔ دیکھو! موسیٰ علیہ السلام کی نجات کی خوشی ہمارے رسول معظمؐ منائیں، اور یہ کیا تاریک دلی ہے کہ ہم حضورؐ کی پیدائش کی خوشی نہ منائیں۔۔۔! حدیث شریف میں ہے کہ " اَلاَ بِذِكْرِ الصَّالِحِيْنَ تَنْزِلُ الْبَرَكَةُ " ہاں! اچھے کے ذکر سے برکت نازل ہوتی ہے۔ تو سید الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر سے یقیناً بہ طریقہ اَوْلیٰ برکت نازل ہوگی۔

Siddiqui Publications

امام المحدثین علامہ ابو الخطاب عمرو ابن وحیہ کلبی نے اپنی کتاب 'التنویر فی مولد البشیر النذیر' میں اور خاتم المحدثین امام جلال الدین سیوطی نے 'سبل الھدیٰ فی مولد المصطفیٰ' میں اس حدیث کو نقل کیا ہے کہ حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں، میں حضور نبی کریمؐ کے ہمراہ ایک دن ابو عامر انصاریؓ کے مکان پر گیا۔ ابو عامرؓ اپنے قرابت داروں اور بچوں کو جمع کر کے حضور نبی کریمؐ کی ولادت کے حالات سنا رہے تھے اور فرماتے تھے کہ " وہ آج ہی کا دن تھا ، وہ آج ہی کا دن تھا"۔ حضور سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔۔۔" ابا عامر !اللہ نے تمھارے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیے ہیں اور فرشتے تمھاری مغفرت چاہتے ہیں۔ جس نے تمھارے اس فعل کو کیا، اس نے تم جیسی نجات حاصل کرلی"۔

امام المحدثین فقیہ الشافعی علامہ احاد بن حجر المکی نے مولد الکبیر میں اور علامہ ابو القاسم محمد ابن عثمان سے الدر المنظم اور سیوطی نے سبل الھدیٰ میں اس حدیث کو نقل کیا ہے کہ، حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک دن میں اپنے گھر میں لوگوں کو جمع کر کے ولادتِ باسعادت بیان کر رہا تھا۔ لوگ مسرور ہو رہے تھے اور حمد باری اور درود شریف پڑھ رہے تھے۔ اتنے میں خود سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور فرمایا۔۔۔"حُلَّتْ لَكُمْ شَفَاعَتِی"یعنی میری شفاعت تم پر حلال ہوگئی۔

{ حوالہ تفسیر صدیقی۔ پارہ 11 صفحہ 7، 84، 85 پارہ 16 صفحہ 82 تا 84 اور پارہ 22 صفحہ 16}

Siddiqui Publications

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

جہاں میں غُل ہوا، محبوبِ رب العالمیں آیا
شہنشاہِ دو عالم، صاحبِ تاج و نگیں آیا

ہوئی کافور ظلمت، بت پرستی و ضلالت کی
ضیا پاش و ضیا گستر، حبیب و مہ جبیں آیا

گنہ گارو خطاکارو، پریشانی ہوئی زائل
تمھارے بخشوانے کو، شفیع المذنبیں آیا

نہ تھا معلوم کوزہ میں، سمندر بھی سماتا ہے
محمد مصطفیٰ کو دیکھ کر، سب کو یقیں آیا

دمِ آخر نبیؐ کو دیکھ کر، حسرتؔ یہ چلاّؤں
مرا ماوٰی مرا ملجا، مرے دل کا مکیں آیا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمُ وَ زِدْ وَ بَارِک ْعَلَیہِ

{ از مولانا محمد عبد القدیر صدیقی حسرتؒ۔ حوالہ کلیات حسرت، صفحہ 12، 13 }

Siddiqui Publications